

Saeeda Khatoon
Chairperson,
Ali Enterprise Factory Fire Affectees' Association

Mr Didier Reynders
Commissioner for Justice

Mr Thierry Breton
Commissioner for Internal Market
European Commission

Karachi, 6th July 2021

RE: Proposed Sustainable Corporate Governance Directive

Dear Commissioners,

I am writing to you concerning the Sustainable Corporate Governance directive that you are developing.

I write to you on behalf of the families affected by the 2012 Ali Enterprises garment factory fire in Karachi, Pakistan. Our association, representing the families of the deceased and the survivors, respectfully calls on you to ensure that the law will include access to justice for victims.

The Ali Enterprises factory was in its fifth year producing jeans for its main client, the German brand, KiK, *Kunde ist König* (Customer is King), when the fire broke out. 258 of our loved ones perished trying to escape, many of them teenagers. Of the hundreds of survivors many were also severely injured and left unable to work. Most of the deceased and survivors were breadwinners for their families, thus leaving over 200 families destitute, unable to work or cover the costs associated with their livelihood, their physical and their psychological suffering. In the factory there were no fire safety measures: no functioning emergency fire exists; no smoke or fire alarms; and no fire extinguishers. If there had been, the disaster would have been prevented.

Two weeks before the Ali Enterprise fire occurred the factory was also certified by a 'social audit' by an Italian auditing company, RINA Services.

In Pakistan, we brought judicial cases against both the Sindh State government and the factory owners for their dereliction of duty and their negligence, as we hold them responsible. Those cases brought only meagre financial relief for the victims' families.

We also tried to hold KiK and RINA legally responsible for the fire. Immediately after the fire KiK donated \$1 million in charity to the victims. In March 2015 we filed a complaint against KiK in a German court in order to seek additional compensation for the victims'



families, as the charity amount was woefully insufficient to deal with the degree of damage and suffering caused to that many people. In January 2019 the case was dismissed by the German court for not meeting the time requirement and was not allowed to appeal. A criminal investigation into RINA Services in Italy was also discontinued.

In September 2016, KiK finally agreed to an additional charity compensation of circa \$5 million to the victims, the result of an intense and tiring international campaign.

In our struggle for justice we have sought some relief in the idea that the death of our loved ones - martyrs - has not been without meaning. We have worked to make sure wrongs are corrected for others not only in Pakistan but all over. Our 'case' was often used as justification for the German supply chain law that was recently passed. **However, unlike stronger first drafts of the law, the law that was passed does not provide new legal rights of compensation to victims. After almost a decade of struggle this development is incredibly hurtful and disappointing, even more so because we have been told international law supports this.**

We have been told that you have the power to fix this situation. If not now, then when? In your countries the right to justice for victims is taken for granted. Please deliver us this courtesy as your companies extract profits from the factories where our families work under very cheap – that means unhealthy and dangerous – conditions.

May God bless you with the open heart and courage to improve this situation for the ones who are most harmed and vulnerable.

May Peace be Upon You,



Saeeda Khatoon

Chairperson

Ali Enterprise Factory Fire Affecttees Association (AEFFAA)



خدمت جناب ڈیپٹی ڈائریکٹر
کمیشن برائے انصاف

خدمت جناب تھامس بریٹن
کمیشن برائے انٹرنل مارکیٹ

یورپین کمیشن

کراچی، بروز منگل ۶ جولائی، ۲۰۲۱

معزز کوششگران!

میں آپ کو سٹین اہل کار پورٹ فولیو نامہ کے متعلق لکھ رہی ہوں جس پر آپ لوگ کام کر رہے ہیں۔

میں آپ سے ان تمام لواحقین کی طرف سے مطالب ہوں جنہوں نے ۲۰۱۲ میں سامعہ بلڈ پوائنٹ کراچی میں ملی انٹرنیٹ پر آگے والی آگ کی وجہ سے اپنے خاندان کے لوگوں کو کھو گیا۔ ہماری ایسی ایشن، جو تمام لواحقین کی نمائندہ ہے، آپ سے اس بات کی درخواست کرتی ہے کہ کئی قانون سازی تمام متاثرین کے لئے انصاف کو یقینی بنائے۔

جب یہ سامعہ رہا تو اس وقت تک ملی انٹرنیٹ پر آگ پانچ برسوں سے اپنے مرکزی کلائنٹ برانڈ KIK کے لئے چیئر بنا رہی تھی۔ ہمارے دو سو اٹھادون (۲۵۸) پیارے ہم سے جدا ہو گئے، جن میں سے ایک بڑی تعداد ڈاکٹر جوناو کی تھی۔ سینکڑوں لوگ ڈی اور ہمیشہ کے لئے معذور ہو گئے۔ زیادہ تر لوگ اپنے گھر کے واحد کنبھل تھے اور ان کی ناکہانی موت کی وجہ سے سینکڑوں خاندانوں کے ہزاروں لوگ بے یار و مددگار ہو گئے اور جسمانی اور ذہنی قرب کا شکار ہوئے۔

ٹیکسٹری میں کسی بھی قسم کے حادثے سے نمٹنے کے لئے کوئی بھی ہیلتھ اور سٹیٹ کے انتظامات نہیں تھے۔ کوئی ایجنسی روزانہ نہیں تھا، کوئی ادارہ نہیں تھا اور نہ ہی آگ بجھانے کا کوئی انتظام تھا۔ اگر یہ سب انتظامات ہوتے تو جانی نقصان یقیناً اس قدر نہ ہوتا۔

حیرت انگیز طور پر آگ لگنے سے صرف دو چھپے پہلے ایک اٹالین آڈیٹنگ کمپنی، RINA نے ٹیکسٹری کا سوشل آڈٹ بھی کیا تھا۔

ہم نے پاکستان میں متحدہ حکومت اور ٹیکسٹری کے مالکان کے خلاف عدالتی کارروائی کا آغاز بھی کیا جس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔

ہم نے جرمن برانڈ KIK اور اٹالین آڈیٹنگ کمپنی RINA کے خلاف بھی عدالتی کارروائی کی۔ سامنے کے کچھ عرصہ بعد KIK نے ایک ملین ڈالر کی خیراتی رقم لواحقین کو دی۔

مارچ ۲۰۱۵ میں ہم نے جرمن عدالت میں KIK کے خلاف درخواست دی تا کہ لواحقین کو ان کا حق مل سکے کیونکہ خیراتی رقم لوگوں کے نقصان اور ذہنی قرب کے لئے انتہائی حقیر تھی۔ لیکن جنوری ۲۰۱۹ میں جرمن کورٹ نے وقت زیادہ گزر جانے کی بنیاد پر کیس خارج کر دیا۔ اٹلی میں RINA کے خلاف مجرمز کیس بھی خارج کر دیا گیا۔

اس کے کچھ برس قبل، ۲۰۱۶ میں ہماری انتھک محنت اور تین اقوامی جدوجہد کے نتیجے میں KIK نے تقریباً پانچ ملین ڈالر کی انسانی رقم لواحقین کے لئے دینے پر رضامندی ظاہر کر دی تھی۔

ہماری انصاف کے لئے اس طویل جدوجہد نے ہمیں یاساس دلایا کہ ہمارے شہیدوں کا پورا انجیل نہیں جانے گا۔ ہماری ساری تو جاس بات پر ہے کہ مجموعی طور پر مزدوروں کے لئے حالات بہتر بنائے جائیں۔ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں۔ حال ہی میں پانس ہونے والے جرمن سپلائی چین لاء کے بحث و مباحثہ کے دوران اکثر ہمارے سامنے کوشمال کے طور پر پیش کیا گیا۔ لیکن یہ فوسناک بات ہے کہ قانون کے ابتدائی ڈرافٹ بہت طاقتور ہونے کے باوجود جو قانون بنا کر پاس کیا گیا وہ لواحقین کو معاوضہ کا کوئی نیا قانونی حق نہیں دیتا۔ سالہا سال کی طویل اور دردناک جدوجہد کے بعد یہ نتیجہ بہت مایوس کن اور تکلیف دہ ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ مینٹو ای تو اٹالین اس کے برعکس ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ آپ صاحبان کے پاس اس معاملے پر نظر ثانی کرنے اور ترمیم کرنے کا اختیار ہے۔ اگر آپ ابھی ایسا نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟

آپ کے ممالک میں لواحقین کے لئے حق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ ہماری آواز نہیں کیونکہ آپ کے ممالک کی کمپنیاں ان ٹیکسٹریوں سے منافع کماتی ہیں جہاں ہمارے بچے اور بزرگ خطرناک اور منہ صحت حالات میں کام کرتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ خدا آپ کے دلوں میں رحم ڈالے اور آپ ہماری فریاد سن سکیں۔

دعا گو

سعیدہ خاتون

چیئر پرسن

ملی انٹرنیٹ ٹیکسٹری فائرنسٹریٹری ایسی ایشن